(ਲਾ ਪਾਸ਼ੋਨਾਰਾ ਦੀ ਸਵੈ-ਜੀਵਨੀ ਵਿੱਚੋਂ)

"ਉਹ ਬਚ ਕੇ ਨਹੀਂ ਜਾਣਗੇ"

ਵੱਜ ਗਿਆ ਹੈ ਸਾਥੀਓ,
ਹੁਣ ਚੋਣ ਨਿਗਾਰਾ।
ਜਿੱਤ ਅਸਾਡਾ ਆ ਬੂਹਾ ਖੜਕਾਇਆ।
ਲੜਨਾ ਕਦੇ ਵੀ ਬੰਦ,
ਅਸਾਂ ਨਹੀਂ ਕਰਨਾ,
ਜਿੱਤ ਜਦੋਂ ਤੱਕ ਆ,
ਨਹੀਂ ਪੈਰਾਂ ਵਿੱਚ ਡਿੱਗਦੀ।
ਸਾਡੇ ਸਾਥੀ ਲੜ ਰਹੇ
ਇੱਕ ਅਜਿਹੀ ਲੜਾਈ,
ਲਿਆਉਣੀ ਅਸਾਂ ਬਰਾਬਰੀ,
ਉਹ ਦੇਣ ਦੁਹਾਈ,
ਜਿੱਤ ਉਹਨਾਂ ਦੀ ਅਵੱਸ਼ ਹੈ,
ਕਹਿ ਰਹੀ ਲੋਕਾਈ।
ਧੰਨਵਾਨ ਹੁਣ ਦੇਣਗੇ,
ਮਾਇਆ ਦੇ ਗੱਫੇ,
ਬਾਵਜੂਦ ਹੁਣ ਏਸ ਦੇ,
ਉਹ ਲੱਗਣੇ ਹਾਰਾਂ ਦੇ ਮੱਥੇ।
ਵਿਸ਼ਵਾਸੀਹੀਣ ਮਜ਼ਦੂਰ ਜੋ,
ਵੇਚਣਗੇ ਵੋਟਾਂ,
ਨਫਰਤ ਬਾਝੋਂ ਕੁਝ ਨਾ,
ਉਹਨਾਂ ਲਈ ਓਟਾਂ,
ਚੋਣਾਂ ਵੱਲ ਨੂੰ ਸਾਥੀਓ,
ਕਰ ਲਓ ਹੁਣ ਧਾਈਆਂ।
ਪਿੱਛੇ ਮੁੜ ਨਹੀਂ ਵੇਖਣਾ,
'ਵਾਜ਼ਾਂ ਇਹ ਆਈਆਂ।
ਆਓ ਅੱਗੇ ਵਧ ਕੇ,
ਦੁਸ਼ਮਣ ਨੂੰ ਵਲੀਏ।
ਆਜ਼ਾਦੀ ਲਾੜੀ ਉਡੀਕਦੀ,
ਜਾ ਉਸ ਨੂੰ ਵਰੀਏ।

ਅਨੁਵਾਦ-ਪ੍ਰੀਤਮ ਸਿੰਘ ਪਰਵਾਨਾ

NZ 30-1-2007

Articles — Two cases

~~Parwana Ji, Please speak to Mr ... Bhatia~~

SPN

(رنگا رنگ اُردو شاعری

(ڈاکٹر پی - این - راز کی کتاب

میں سے II)

(1) قدم قدم پہ یہاں راہزنوں کا خطرہ ہے
جدا جدا نہ چلو کارواں بنا کر چلو (پرویز انجم)

(2) کھلا رکھتے ہیں دروازے جو لوگ رکھتے ہیں دونوں
میرا سرحد پہ ٹھہرے دریا دونوں طرف سے ہیں (منوّر رانا)

(3) جو آگ لگا دیتے ہیں سیاست والے
شاعر اپنے ~~نغمین~~ نغموں سے بجھا سکتا ہے (جگن ناتھ آزاد)

(4) مجھے جو کھیلنا ادا بھول جاؤ گے
انداز دیکھنے کی ادا کی شروعات مت کرنا (احمد کمال پروازی)

(5) قرض کی پیتے تھے مے ~~کہاں~~ لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن (غالب)

(6) پاؤں چادر دیکھ کر پھیلاؤ ورنہ
پاؤں پھیلانے پڑیں گے پاؤں پھیلانے کے بعد (نامعلوم)

(7) کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا — غالب

(8) ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا — اکبر الہ آبادی

(9) وہ میرے قتل کی سازش میں بھی شامل ہیں
قاتل ہمارے خود بھی گواہوں کے ساتھ ہیں

افتخار خان امام صدیقی

(10) جب پڑے گا کشتیوں کا سامنا طوفان سے
ہم خدا کا نام لیکر نا خدا بن جائیں گے — اقبال مرزا

(11) ساحل کے سکون سے کسے انکار ہے لیکن
طوفان سے لڑنے میں مزا اور ہی کچھ ہے — آلِ احمد سرور

(12) میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا — مجروح سلطانپوری

(13) یہ جبر بھی دیکھا ہے تاریخ کی نظروں نے
لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی — مظفر رضمی

(14) الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا — مومن

(15) بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا — آتش لکھنوی

(16) دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے — غالب

(17) دل دے تو اس مزاج کا پروردگار دے
جو رنج کی گھڑی بھی خوشی سے گزار دے — داغ

(18) زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں — ~~غالب~~ ناسخ

(19) اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں — غالب

(20) عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے — غالب